سورة آل عمران

آيات ١٦٨ - ١٦٢

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٣﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ
يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ
﴿١٦٤﴾ اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ
عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٦٥﴾ وَمَاۤ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى
الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٦٦﴾ ۙ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۖۚ وَقِيْلَ
لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ؕ
هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿١٦٧﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ
اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٦٨﴾

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
❶
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب -(۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
❸
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبر دار کیا
گیا ہے
❹
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
❺
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
❻
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ

أَفَمَنِ اتَّبَعَ - تو کیا وہ جس نے پیروی کی

رِضْوَانَ اللّٰهِ - اللہ کی رضا کی

كَمَنْۢ بَآءَ - اس کی مانند ہے جو لوٹا

بَاءَ يَبُوْءُ ، بَوْءًا۔ لوٹنا، اقرار کرنا

بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ -ایک ایسے غصے کے ساتھ جو اللہ کی طرف سے ہے

سَخِطَ يَسْخَطُ ، سَخَطًا
غضبناک ہونا، ناراض ہونا

وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ - اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ - اور کتنی بری ہے (وہ) لوٹنے کی جگہ

هُمْ دَرَجٰتٌ - ان کے درجات ہیں (مختلف)

عِنْدَ اللّٰهِ - اللہ کے پاس

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ - اور اللہ دیکھنے والا ہے اس کو جو یہ کرتے ہیں

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾

بھلا جو شخص خدا کی خوشنودی کا تابع ہو وہ اس شخص کی طرح (مرتکب خیانت) ہوسکتا ہے جو غضب الہیٰ کا مستحق ہوا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیسی وہ بری جگہ ہے - لوگوں کے مختلف درجے ہیں اللہ کے ہاں اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ کرتے ہیں

Is the man who follows the good pleasure of Allah Like the man who draws on himself the wrath of Allah, and whose abode is in Hell?- A woeful refuge!

They are in varying gardens in the sight of Allah, and Allah sees well all that they do.

محمد اقبال

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾

اللہ کی رضا کے لیے کام کرنے والے اور اس کے نافرمان ایک جیسے نہیں ہو سکتے

- حق و باطل کے معرکے میں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ حق کے علمبردار اور باطل پرست
- اہل حق کے پیش نظر ہمیشہ اللہ کی رضا ہوتی ہے۔ وہ کوئی سا قدم اٹھانے سے پہلے اللہ کی خوشنودی کے بارے میں سوچتے ہیں اپنی ذاتی خواہشات کو اس عظیم مقصد کے لیے قربان کر دیتے ہیں
- باطل کی نمائندگی کرنے والوں کے سامنے ہمیشہ اپنی ذاتی خواہشات ہوتی ہیں
- یہ دو قافلے ہیں جو پہلو بہ پہلو چل رہے ہیں۔ ہر آدمی کو ان میں سے کسی ایک گروہ کا ساتھ دینا ہے لیکن یہ کام سوچ سمجھ کے شعوری طور پر کرنا چاہیے کہ دونوں کے ابدی انجام بالکل مختلف ہوں گے
- یہاں یہی بات بتائی گئی ہے کہ اللہ کی رضا کے متلاشی مومنین کے انجام اللہ کے غیض و غضب کی راہ ہموار کرنے والوں کے انجام جیسے ہر گز نہ ہوں گے
- یہ آیت سابقہ آیت کے تسلسل میں نبی اکرم ﷺ سے متعلق ـ کہ آپ ﷺ اللہ کی خوشنودی اور رضا کے خواہاں ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کی ذات ہر طرح کی خیانت سے مُنزہ اور مُبرا ہے
- امانتداری اور خیانت سے پرہیز اللہ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَۚ

مَنَّ يَمُنّ - احسان جتلانا، احسان کرنا، احسان رکھنا

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ - یقیناً احسان کیا ہے اللہ نے

عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ - مؤمنوں پر

اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ - جب اس نے بھیجا ان میں

رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ - ایک رسول ان کے اپنوں میں سے

يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ - وہ پڑھ کر سناتا ہے ان کو اس کی آیات

وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ - اور وہ تزکیہ کرتا ہے ان کا اور وہ تعلیم دیتا ہے ان کو

الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ - کتاب کی اور حکمت کی

وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ - اور بیشک وہ تھے اس سے پہلے

لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ - لازماً ایک کھلی گمراہی میں

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ
وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٦٤﴾

درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ اُن کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر اٹھایا جو اس کی آیات انہیں سناتا ہے، اُن کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور اُن کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ صریح گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے

Allah did confer a great favour on the believers when He sent among them a messenger from among themselves, rehearsing unto them the Signs of Allah, sanctifying them, and instructing them in Scripture and Wisdom, while, before that, they had been in manifest error.

محمد اقبال

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ‌ۚ

آپ ﷺ کی بعثت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے

- o اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے لاکھوں اور کروڑوں نعمتیں پیدا فرمائی ہیں لیکن کسی نعمت کو اپنا احسان نہیں قرار دیا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ کی بعثت کو احسان قرار دیا۔ کیوں؟
- o سابقہ آیت میں آپ ﷺ کو ملت کے ساتھ بدخواہی و بے وفائی کے الزام سے بری قرار دیا گیا
- o اس آیت میں اس عظیم احسان کا اظہار کیا گیا ہے جو آنحضرت ﷺ کی بعثت کی شکل میں تمام دنیا پر اور خاص طور پر قوم عرب پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

← اس رسولؐ کو خود انہی اہل عرب میں سے مبعوث کیا تاکہ زبان کی اجنبیت، نسل و نسب کی غیریت، رجحانات و میلانات کی بیگانگی اور ماضی و حاضر سے بے خبری کسی تعصبت اور بدگمانی کا باعث نہ بنے اور لوگ اس پر اپنے ہی بات اور بھائی کی حیثیت سے اعتماد کر سکیں اور اس کی آواز کو خود اپنے ضمیر کی آواز کی طرح پہچان اور سن سکیں

← یہ رسولؐ اپنے مقصد اور مشن کے لحاظ سے بھی اللہ کا احسان ہیں یہ رسولِؐ اللہ کی آیتیں سناتا ہے تمام عقلی، اخلاقی اور عملی گمراہیوں سے پاک کرتا ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دے رہا ہے۔ جس کے فیوض و برکات سے تمہاری انفرادی و اجتماع اور ظاہر و باطنی زندگی کا ہر گوشہ یوں منور ہو رہا ہے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

← انسانوں کی ضرورت کے لحاظ سے بھی اس رسول ﷺ کی رسالت ایک احسان۔ اہل عرب دین و شریعت سے بے خبر اور نبوت و رسالت سے ناآشنا امی لوگ تھے۔ ایک زمانہ دراز سے کفر و جاہلیت کی تاریکیوں میں بھٹک رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے سے ان کی دستگیری فرمائی اور ان کو گمراہی کی وادیوں سے نکال کر کر ہدایت کی صراط مستقیم پر لا کھڑا کیا۔

- تعلقاتِ زن و شو کی (ناقبل بیان) قباحتیں
- بچیوں کا زندہ در گور کیا جانا
- عورت کی حیثیت (ایک جانور کی سی)
- شرک کی بدترین صورتیں (بت پرستی معاشرے میں رچی بسی ہوئی)
- سود کا چلن
- شراب نوشی، قمار بازی، جوا، پانسے، توہم پرستی
- قبائلی تعصّبات اور خاندانی قدیم دشمنیاں اور خونریزی

← آپؐ کی رسالت اور لائی ہو تعلیم کی بدولت درندہ صفت انسان کیونکر فرشتہ سیرت بن گئے، جنھیں کوئی اپنا غلام بنانا بھی پسند نہیں کرتا تھا آئین جہانبانی میں دنیا بھر کے استاد ہوگئے، جن کی گھٹی میں شراب تھی۔ ظلم و ستم جن کا شعار تھا وہ رشد و ہدایت میں دنیا کے امام بن گئے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

یہ انقلاب نبوی ﷺ کے اساسی منہاج کے چار عناصر ہیں

- ان چار اصطلاحات کا نبی اکرم ﷺ سے اور آپ کے مشن سے تعلق
- آپ ﷺ نے دنیا کے اندر جو انقلاب لے کے آنا تھا۔ اس کے لیے جو مردانِ کار درکار تھے وہ آپ کے ان فرائض چہارگانہ سے تیار ہونے والے تھے اور ہوئے
- ان چار کاموں میں ۔ تین کا ذکر بطور ذرائع ۔ اور ایک (تزکیہ) کا بطور مقصود اور مطلوب
- اس مقام کے علاوہ اس آیت کے باقی تین مقامات پر ان فرائض کی ترتیب ایک جیسی
- ترتیب کے اس فرق کی وضاحت ! تین مقامات پر یہ ترتیب اللہ کی طرف سے (تلاوت، تعلیم کتاب، تزکیہ، تعلیم حکمت) ایک مقام پر ترتیب ابراہیمؑ کی طرف سے (جب آپ نے دعا مانگی)
- ان چار کاموں (یا اصطلاحات) کا تعلق کس چیز سے ہے؟

قرآن کریم سے

مزید تفصیل کے لیے دیکھیے سورۃ البقرہ آیت ۱۲۹ (پریزینٹیشن ۱۷)

اَوَلَمَّآ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَدۡ اَصَبۡتُمۡ مِّثۡلَيۡهَا ۙ قُلۡتُمۡ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۶۵﴾

اَوَلَمَّآ - تو کیا جب

أَصَابَ يُصِيْبُ ، إِصَابَةً - (IV)
پہنچنا (مصیبت وغیرہ کا)

اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ - آ پہنچی تم کو کوئی مصیبت

مِّثْلَيْهَا = مِّثْلَيْ + هَا

قَدۡ اَصَبۡتُمۡ - (حالانکہ) تم پہنچا چکے ہو (مصیبت)

مِّثْلَيْ اصل میں مِّثْلَيْنِ تھا (تثنیہ) اضافت کی وجہ سے ن گر گیا

مِّثۡلَيۡهَا - اس سے دوگنا

قُلۡتُمۡ اَنّٰى هٰذَا - (تو) تم لوگوں نے کہا یہ کہاں سے ہے

قُلۡ هُوَ - آپ ؐ کہہ دیجیے یہ

مِنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِكُمۡ - تمہارے اپنے پاس سے ہے

اِنَّ اللّٰهَ - یقیناً اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ - ہر چیز پر قادر ہے

اَوَلَمَّآ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَدۡ اَصَبۡتُمۡ مِّثۡلَيۡهَا ۙ قُلۡتُمۡ اَنّٰى هٰذَا ‌ؕ قُلۡ هُوَ مِنۡ
عِنۡدِ اَنۡفُسِكُمۡ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۶۵﴾

اور یہ تمہارا کیا حال ہے کہ جب تم پر مصیبت آ پڑی تو تم کہنے لگے یہ کہاں سے آئی؟ حالانکہ (جنگ بدر میں) اس سے دو گنی مصیبت تمہارے ہاتھوں (فریق مخالف پر) پڑ چکی ہے اے نبیؐ! اِن سے کہو، یہ مصیبت تمہاری اپنی لائی ہوئی ہے، اللہ ہر چیز پر قادر ہے

And was it so, when a disaster smote you, though ye had smitten (them with a disaster) twice (as great), that ye said: How is this? Say (unto them, O Muhammad): It is from yourselves. Lo! Allah is Able to do all things.

محمد اقبال

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٦٥﴾

ایک غلط فہمی کا ازالہ

- عام مسلمانوں میں یہ خیال موجود تھا کہ جب اللہ کا رسول (ﷺ) ہمارے درمیان موجود ہے اور اللہ کی تائید و نصرت ہمارے ساتھ ہے تو کسی حال میں کفار ہم پر فتح پا ہی نہیں سکتے
- اس لیے جب احد میں ان کو شکست ہوئی تو ان کی توقعات کو سخت صدمہ پہنچا اور انھوں نے حیران ہو کر پوچھنا شروع کیا کہ یہ کیا ہوا؟ ہم اللہ کے دین کی خاطر لڑنے گئے، اس کا وعدہ نصرت ہمارے ساتھ تھا، اس کا رسول خود میدان جنگ میں موجود تھا، اور پھر بھی ہم شکست کھا گئے؟ اور شکست بھی ان سے جو اللہ کے دین کو مٹانے آئے تھے؟
- منافقین نے اس صورتحال کو آپ ﷺ کے خلاف ایک دلیل کے طور پر لوگوں کے سامنے پیش کرنا شروع کیا تو لوگوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پختہ ہونے لگے
- اس صورتحال کا جواب دیا جارہا ہے کہ (۱) جو افتاد تمہیں پیش آئی یہ صرف تمہی کو پیش نہیں آئی بدر میں تم انہیں اس سے دوگنا نقصان پہنچا چکے ہو (۲) تمہیں جو زک پہنچی یہ تمہاری اپنی کمزوریوں اور غلطیوں کا نتیجہ ہے۔ تم نے صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑا، بعض کام تقویٰ کے خلاف کیے، حکم کی خلاف ورزی کی، مال کی طمع میں مبتلا ہوئے، آپس میں نزاع و اختلاف کیا (پھر یہ کہنا کہ یہ کہاں سے آئی؟)

وَ مَآ اَصَابَكُمۡ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ فَبِاِذۡنِ اللّٰهِ وَلِيَعۡلَمَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝١٦٦

(ل ق ي)

اِلتَقَى يَلْتَقِي ، اِلْتِقَاءً (VIII)
مڈ بھیڑ ہونا، آمنے سامنے ہونا

وَمَآ اَصَابَكُمۡ - اور جو آ پہنچی تم لوگوں کو

يَوۡمَ الۡتَقَى - اس دن (جب) آمنے سامنے ہوئیں

الۡجَمۡعٰنِ - دو جماعتیں

فَبِاِذۡنِ اللّٰهِ - تو وہ اللہ کے اذن سے ہے

وَلِيَعۡلَمَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ - اور تاکہ وہ جان لے ایمان لانے والوں کو

جو نقصان لڑائی کے دن تمھیں پہنچا وہ اللہ کے اذن سے تھا اور اس لیے تھا کہ اللہ دیکھ لے تم میں سے مومن کون ہیں

What ye suffered on the day the two armies Met, was with the leave of Allah, in order that He might test the believers

وَ مَاۤ اَصَابَكُمۡ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ فَبِاِذۡنِ اللّٰهِ وَ لِيَعۡلَمَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۱۶۶

راہ حق کی آزمائشوں کی حکمت

- جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچی ہے اور جو کچھ پیش آیا ہے یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوا ہے
- مقصود اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جماعت کو ہر طرح کی کمزوریوں اور نفاق سے پاک کر دینا چاہتا ہے (میدانِ جنگ ایک ایسی کسوٹی ہے جس میں کھرا اور کھوٹا خوب پہچانا جاتا ہے۔)
- جس امت کے سپرد دنیا کی اصلاح کا کام ہو اس کا ایک ایک فرد اپنے اوپر اتنی بڑی ذمہ داری کا بوجھ اٹھاتا ہے کہ جس سے بڑی ذمہ داری کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اسے قدم قدم پر مخالفین سے واسطہ پڑتا ہے۔ فکری تضادات کی جنگ لڑنا پڑتی ہے، تہذیب کے ایک ایک مظہر پر ثبات قدم سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے، رسم و رواج اور میل جول کے معاملات میں سخت تنقید کا نشانہ بننا پڑتا ہے، اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے وقت کی قوتوں سے ٹکرانا پڑتا ہے،
- باطل سے کشمکش میں اگر تھوڑے سے لوگ بھی اخلاص سے تہی دامن اور اجتماعیت کے اعلیٰ مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ نہ ہوں تو یہ پوری جماعت کے لیے سوہان روح بن سکتا ہے اور جیتی ہوئی بازی بھی پلٹ سکتی ہے

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ ۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا تَّبَعْنٰكُمْ ۭ

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ - اور تاکہ وہ جان لے ان لوگوں کو جنہوں نے

نَافَقُوْا - نفاق کیا

(ن ف ق) نَافَقَ يُنَافِقُ ، نِفَاقًا و مُنَافَقَةً ۔ منافقت کرنا (III)

وَقِيْلَ لَهُمْ ۔اور کہا گیا ان سے

تَعَالَوْا ۔ آؤ تم لوگ

قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - قتال کرو اللہ کی راہ میں

اَوِ ادْفَعُوْا - یا دفاع کرو

دفَعَ يَدْفَعُ ، دَفْعًا ۔ دفاع کرنا، دور کرنا، ہٹانا

قَالُوْا ۔ انہوں نے کہا

لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا - اگر ہم جانتے قتال کو

لَّا تَّبَعْنٰكُمْ - توہم ضرور پیروی کرتے تمہاری

هُمۡ لِلۡكُفۡرِ يَوۡمَئِذٍ اَقۡرَبُ مِنۡهُمۡ لِلۡاِيۡمَانِ ۚ يَقُوۡلُوۡنَ بِاَفۡوَاهِهِمۡ مَّا لَيۡسَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ‌ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يَكۡتُمُوۡنَ ۚ‏ ﴿۱۶۷﴾

هُمۡ لِلۡكُفۡرِ - وہ لوگ کفر سے

يَوۡمَئِذٍ اَقۡرَبُ - اس دن زیادہ قریب تھے

مِنۡهُمۡ لِلۡاِيۡمَانِ - اپنے لیے ایمان کی بنسبت

يَقُوۡلُوۡنَ بِاَفۡوَاهِهِمۡ - وہ کہتے ہیں اپنے مونھوں سے

مَّا لَيۡسَ - وہ جو نہیں ہے

فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ - ان کے دلوں میں

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ - اور اللہ زیادہ جانتا ہے

بِمَا يَكۡتُمُوۡنَ - اس کو جو وہ چھپاتے ہیں

أَفْوَاه - فَم کی جمع (منہ)
اور فم اصل میں فوہ ہے

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ
نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا
لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿١٦٧﴾

اور منافقوں کو بھی معلوم کر لے، وہ منافق کہ جب اُن سے کہا گیا آؤ، اللہ کی راہ میں
جنگ کرو یا کم از کم (اپنے شہر کی) مدافعت ہی کرو، تو کہنے لگے اگر ہمیں علم ہوتا کہ آج
جنگ ہوگی تو ہم ضرور ساتھ چلتے یہ بات جب وہ کہہ رہے تھے اُس وقت وہ ایمان کی
نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے وہ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں
میں نہیں ہوتیں، اور جو کچھ وہ دلوں میں چھپاتے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے

And the Hypocrites also. These were told: "Come, fight in the way of Allah, or (at least) drive (The foe from your city)." They said: "Had we known how to fight, we should certainly have followed you." They were that day nearer to Unbelief than to Faith, saying with their lips what was not in their hearts but Allah hath full knowledge of all they conceal.

محمد اقبال

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ

احد کا معرکہ - منافقین کی چھانٹی کا باعث بنا

- احد میں ۵-۴ گنا بڑے لشکر سے سامنا، احد کی مشکلات اور سختی نے منافقین کے نفاق کا پول کھول دیا جسے انہوں نے چھپا کر رکھا ہوا تھا (یہ اس اسلامی اجتماعیت کی تطہیر کا باعث بنا)
- عبداللہ بن ابی جب تین سو منافقوں کو اپنے ساتھ لے کر اسلامی لشکر سے الگ ہو گیا اور کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ آج جنگ نہیں ہو گی، اس لیے ہم جا رہے ہیں، ورنہ اگر ہمیں توقع ہوتی کہ آج جنگ ہو گی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلتے (حالانکہ اس پہلو تہی کا اصل سبب ان کا نفاق تھا، جسے انہوں نے چھپا رکھا تھا)
- مشکل حالات (ناکامیاں، دکھ و رنج اور مصائب) منافقوں اور کم ایمان لوگوں کے گروہ کو حقیقی و مستحکم مومنوں سے جدا کرنے کا وسیلہ ہیں۔
- اس آیت میں ترک جہاد کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے وہ لوگ جو وقت آنے پر حیل وتدابیر تراشتے رہتے ہیں، ان کی کم ہمتی انھیں میدان جہاد میں نکلنے نہیں دیتی، انھیں اپنے ایمان کی تجدید کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ جہاد سے گریز کرکے وہ کفر کے نزدیک ہو گئے - وہ اپنی زبان سے تو ایمان کا اظہار کرتے ہیں، لیکن ایمان کے عملی تقاضوں پر عمل کے وقت وہ بھاگ کھڑے ہوتے ہیں یہ اس لیے کہ ان کے دل نفاق اور کفر سے بھرے ہوئے ہیں

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٦٨﴾

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا - وہ لوگ جنہوں نے کہا

لِاِخْوَانِهِمْ - اپنے بھائیوں کے لیے

وَقَعَدُوْا - اس حال میں کہ وہ (خود) بیٹھ رہے

لَوْ اَطَاعُوْنَا - اگر وہ اطاعت کرتے ہماری

مَا قُتِلُوْا - تو نہ وہ قتل کیے جاتے

قُلْ فَادْرَءُوْا - آپ ﷺ کہہ دیجیے تو تم ہٹا لو

عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ - اپنی جانوں سے موت کو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ - اگر تم ہو سچے

دَرَأَ يَدْرَأُ ، دَرْءاً - دور کرنا، ٹالنا، ہٹانا

اِدْرَءُوا الحُدُودَ بِالشُّبُهَاتِ (حدیث) -
شرعی حدود کو شبہات سے دفع کرو

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ
اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

یہ وہی لوگ ہیں جو خود تو بیٹھے رہے اور ان کے جو بھائی بند لڑنے گئے اور مارے
گئے ان کے متعلق انہوں نے کہہ دیا کہ اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو نہ مارے
جاتے ان سے کہو اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو خود تمہاری موت جب آئے
اُسے ٹال کر دکھا دینا

(They are) the ones that say, (of their brethren slain), while they themselves sit (at ease): "If only they had listened to us they would not have been slain." Say: "Avert death from your own selves, if ye speak the truth."

اَلَّذِيۡنَ قَالُوۡا لِاِخۡوَانِهِمۡ وَقَعَدُوۡا لَوۡ اَطَاعُوۡنَا مَا قُتِلُوۡا ‌ؕ قُلۡ فَادۡرَءُوۡا عَنۡ اَنۡفُسِكُمُ الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۶۸﴾

منافقوں کی منافقت کے ایک اور مظہر کا ذکر

- نفاق کے ایک اظہار تو اس وقت سامنے آیا جب منافقین نے لشکر اسلام سے علیحدگی اختیار کر لی
- پھر انہوں نے جنگ میں شرکت کرنے والوں کو بھی اس سے باز رکھنے کی کوشش کی
- پھر ان کے جو بھائی بند جہاد میں شریک اور شہید ہوئے، ان کی بابت انھوں نے یہ ہرزہ سرائی کی کہ اگر وہ ہماری بات مانتے تو یوں قتل نہ ہوتے
- ایمان والوں کو گزشتہ آیات میں یہ بات ذہن نشین کرائی گئی کہ تمام کام اللہ کی تقدیر کے مطابق ہوتے ہیں اور اللہ کی تقدیر کے پیچھے اللہ کی حکمت اور تدبیر کام کر رہی ہوتی ہے، موت کے لیے وقت مقرر اور طے شدہ ہے، جنگ میں شریک نہ ہونا اسے موخر نہیں کر سکتا اور جنگ میں شرکت کی وجہ سے موت پہلے نہیں آ سکتی
- ان کے اس دعوے کی تردید کہ اگر جنگ احد کے جنگجو اس جنگ میں شرکت نہ کرتے تو شہید نہ ہوتے
- فرمایا کہ اگر واقعی گھروں میں بیٹھے رہنا تمہیں موت سے بچا سکتا ہے تو ذرا اپنے اوپر واقع ہونے والی موت کو ٹال کر دکھاؤ۔ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ - (الأحزاب : ١٦)